مختلف الحدیث کے رفع تعارض پر محدثین وفقہاء کرام کے مناہج کا جائزہ

A view on steps of narrators of hadiths and jurisprudents

ڈاکٹر محمد ریاض خان الازہری
ایسوسی ایٹ پروفیسر اسلامیہ کالج یونیورسٹی پشاور
drriaznuml@yahoo.com
محمد صفی اللہ صفی
پی ایچ۔ڈی سکالر اسلامک اینڈ ریلیجیس ڈیپارٹمنٹ ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ

Abstract
Satan the preexistent enemy of Muslims did not like let the Muslims to be on right path. His first priority is to induce ambiguity and suspicion in their minds because where there as suspicion belief does not exist there. Belief is base for reliability and trust. In old days the false believers denied hadiths according to their false beliefs but in modern world they did so in the form of orient orientalists. But how long they deviated the simple and unaware Muslims from the right path. The Muslims soon realized that it was the trick of non-Muslims to deviate the Muslims. Now once again they appeared in the form of religious sects and trying to spoil the authority of difference and problem in hadiths by means of their dirty minds.
Key word: Step, narrators, hadiths

تمہید

محمد ﷺ کی شریعت زمان ومکان کی تمام حدود سے پاک ہے اور شریعت محمدی ﷺ پہلی شرائع کی ناسخ اور پوری انسانیت کی کامیابی کی ضامن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود اس کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے لہذا اس میں کسی بھی قسم کا تعارض ناممکن ومحال ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللهِ لَوَجَدُوْا فِيْه اخْتِلَافًا كَثِيْرًا"[1]

ترجمہ: کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے؟ اگر یہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو یقیناً اس میں بہت کچھ اختلاف پاتے۔

جس طرح قرآن میں کسی قسم کا اختلاف اور تضاد نہیں اسی طرح حدیث اور سنت میں بھی کسی قسم کا اختلاف اور تضاد نہیں کیونکہ یہ بھی وحی الہی میں شامل ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى،اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْىٌ يُّوْحٰى"[2]

ترجمہ: اور نہ اپنی خواہش سے کوئی بات کرتے ہیں اور وہ تو صرف وحی ہے جو اتاری جاتی ہے۔

کیونکہ حدیث بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ ہے تو اس میں بھی اختلاف اور تضاد کی گنجائش نہیں۔ یہ ناممکن ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک غلطی سرزد ہو اور اللہ تعالیٰ اس کو برقرار رکھیں سارا ذخیرہ احادیث ہمارے لئے ایک بہترین نمونہ ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

"لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ"[3]

ترجمہ: یقیناً تمارے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔

لہذا بظاہر ہمیں احادیث میں جو تعارض نظر آرہاہے وہ درحقیقت ہمارے علم و عقل کی کوتاہی ہے اس میں کوئی تعارض نہیں۔

جیسے ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"لا يجوز أن يوجد في الشرع خبران متعارضان من جميع الوجوه"[4]

ترجمہ: شریعت میں تمام وجوہ سے دو متعارض حدیثوں کا پایا جانا جائز نہیں۔

ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"وأما حديثان صحيحان صريحان متناقضان من كل وجه ليس أحدهما ناسخاً للآخر فهذا لا يوجد أصلاً،ومعاذ الله أن يوجد في كلام الصادق المصدوق - صلى الله عليه وسلم - الذي لا يخرج من بين شفتيه إلا الحق"[5]

ترجمہ: من کل وجوہ دو صحیح صریح متناقض حدیثوں، جن میں سے ایک حدیث دوسری حدیث کا ناسخ نہ ہو کہی بھی موجود نہیں کیونکہ ایسا ہوناتو ایک سچے پیغمبر ﷺ سے ناحق بات ثابت ہوتا ہے کیونکہ رسول ﷺ کے زبان سے حق کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔

منہج التوفیق میں وارد ہیں:

"الاختلاف الظاهري : وهو وهم يكون في ذهن الناظر ، ولا وجود له في الواقع"[6]

ترجمہ: یہ اختلاف ظاہری ہے یہ ناظر کی ذہن میں ایک وہم ہوتی ہے واقع میں اس کا کوئی وجود موجود نہیں۔

ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"ونحن نقول لا تعارض بحمد الله بين أحاديثه الصحيحة، فإذا وقع التعارض، فإما أن يكون أحد الحديثين ليس من كلامه،صلى الله عليه وسلم،وقد غلط فيه بعض الرواة مع كونه ثقة ثبتاً، فالثقة يغلط، أو يكون أحد الحديثين ناسخاً للآخر"[7]

ترجمہ: احادیث صحیحہ میں کوئی تعارض نہیں جب تعارض واقع ہو جائے تو ان میں سے ایک یا رسول اللہ ﷺ کا کلام نہیں ہو گا۔ یا ثقہ راوی کی غلطی ہو گی یا ان میں سے ایک حدیث دوسری حدیث کی ناسخ ہو گی۔

ابن قیم الجوزیہ رحمۃ اللہ علیہ دوسری جگہ لکھتے ہیں:

"وإن حصل تناقض فلابد من أحد أمرين:إما أن يكون أحد الحديثين ناسخاً للآخر،أو ليس من كلام رسول الله،صلى الله عليه وسلم. فإن كان الحديثان من كلامه وليس أحدهما منسوخاً فلا تناقض ولا تضاد هناك البتة"[8]

ترجمہ: اگر دو احادیثوں کا آپس میں تناقض ہو جائے تو دو چیزوں میں سے ایک کا ہونا ضروری ہے ان دونوں میں سے ایک حدیث دوسری کی ناسخ ہو گی یا رسول اللہ ﷺ کا کلام نہیں ہو گا اگر دونوں رسول اللہ ﷺ کے کلام ہوں اور ان میں سے ایک منسوخ بھی نہ ہو تو ان دونوں میں بالکل نہ تضاد ہے اور نہ اختلاف۔

مختلف الحدیث کا لغوی معنیٰ

حدیثوں میں بظاہر اختلاف وتعارض پائے جانے کو مختلف الحدیث کہتے ہیں۔ یہ دو کلمات سے مرکب ہے مختلف اور الحدیث۔

ابن فارس رحمۃ اللہ علیہ المتوفی 395ھ لکھتے ہیں:

"اختلفَ النَّاسُ في كذا، والناس خلْفَةٌ أي مختلِفون، فمن الباب الأوّل؛ لأنَّ كلَّ واحدٍ منهم يُنَحِّي قولَ صاحبه، ويُقيم نفسَه مُقام الذي نَحّاه "[9]

ترجمہ: اختلف الناس اور لفظ مختلف کا استعمال اس وقت ہوتا ہے جب ہر ایک شخص دوسرے شخص سے علیحدہ اور اس سے ہٹ کر بات کرے۔

ابن منظور رحمۃ اللہ علیہ المتوفی 711ھ فرماتے ہیں:

"تَخالَفَ الأَمْران واخْتَلَفا لم يَتَّفِقا وكلُّ ما لم يَتَساوَ فقد تَخالف واخْتَلَفَ وقوله عز وجل والنخلَ والزرْعَ مُخْتَلِفاً أُكُلُه أَي في حال اخْتِلافِ أُكُلِه"[10]

ترجمہ: جب دو امر اپس میں متفق اور برابر نہ ہوں تو تخالف اور اختلف الفاظ استعمال ہوتے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ کا قول "والنخلَ والزرْعَ مُخْتَلِفاً أُكُلُه"[11] یعنی کھانے کی چیزیں مختلف حال میں۔

اختلاف اتفاق کے متضاد ہے جیسے فروز آبادی المتوفی 817ھ لکھتے ہیں:

"اخْتَلَفَ : ضِدُّ اتَّفَقَ"[12]

ترجمہ: اختلاف اتفاق کی ضد ہے۔

ابوالفیض محمد بن محمد الزبیدی رحمۃ اللہ علیہ 1205 بھی اس طرح لکھتے ہیں۔

"واخْتَلَفَ:ضِدُّ اتَّفَقَ ومنه الحديثُ:"سَوُّوا صُفُوفَكُمْ وَلاَ تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ [13]" أَي :إِذا تقدَّم بعضُهم علَى بَعْضٍ فِي الصُّفُوفِ تَأَثَّرَتْ قُلُوبُهُم ونَشَأَ بَيْنَهُمْ اخْتِلاَفٌ فِي الأُلْفَةِ والْمَوَدَّةِ"[14]

ترجمہ: اختلاف اتفاق کی ضد ہے۔ حدیث میں وارد ہے کہ اپنی صفیں درست کرلو اختلاف نہ کرو ورنہ تمارے دلوں میں اختلاف سرایت کرے گا۔ یعنی جب تم ایک دوسرے سے آگے پیچھے ہوں گے وہ تمہارے دلوں میں اثر چھوڑے گا تو محبت کے اندر ایک دوسرے سے اختلاف ہو جائے گا۔

مختلف الحدیث کی اصطلاحی معنیٰ

خطیب بغدادی المتوفی 463ھ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"وكل خبرين علم ان النبي صلى الله عليه و سلم تكلم بهما فلا يصح دخول التعارض فيهما على وجه وإن كان ظاهرهما متعارضين "[15]

ترجمہ: اگر اسکا علم ہو سکے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دونوں روایات ثابت ہیں تو کسی بھی صورت میں دخول تعارض کی کوئی گنجائش نہ ہو گی اگرچہ یہ دونوں ظاہراً متعارض ہوں۔

ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ المتوفی 856ھ کہتے ہیں:

"المقبول:إِنْ سَلِمَ مِنَ المعارضة فهو المُحْكَمَ،وإنْ عُورض بِمثْلِهِ:فإنْ أمْكَنَ الْجَمْعُ فمُخْتَلِفُ الْحَدِيث"[16]

ترجمہ: تعارض سے محفوظ مقبول حدیث کو محکم کہتے ہیں اگر کوئی ہم پلہ حدیث متعارض ہو اور دونوں میں تطبیق یا جمع ممکن ہو تو ایسی حدیث کو مختلف الحدیث کہتے ہیں۔

مختلف الحدیث کا حکم

ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"التعارض بين الحديثين: قد يكون بحيث لا يمكن الجمع بينهما بوجه، كالناسخ والمنسوخ، فيصار إلى الناسخ ويترك المنسوخ. وقد يكون بحيث يمكن الجمع، ولكن لا يظهر لبعض المجتهدين، فيتوقف حتى يظهر له وجه الترجيح بنوع من أقسامه"[17]

ترجمہ: اگر دو احادیث متعارض ہوں اور ان دونوں میں جمع و تطبیق بھی ممکن نہ جیسے ناسخ اور منسوخ تو ناسخ کو لیا جائے گا اور منسوخ کو ترک کیا جائے گا۔ اگر جمع ممکن ہو لیکن بعض مجتہدین نے ظاہر نہ کیا ہو تو اس وقت تک توقف کیا جائے گا جب تک دوسری اقسام پر اس کی ترجیح واضح نہ ہو جائے ہو۔

مختلف الحدیث کی شرائط:

محدثین کرام نے ظاہری تعارض کے وجود کے لئے چند شرائط مقرر کی ہیں جن کا بیک وقت موجود ہونا ضروری ہے ان تمام شرائط یا کسی ایک شرط کے نہ ہونے پر تعارض نہ ہو گا۔ جو درج ذیل ہیں:

دونوں احادیث مقبول ہوں۔

تعارض کے ثبوت کے لئے دونوں احادیث حجت میں مساوی ہوں کوئی حدیث مردود نہ ہو ایک حدیث صحیح اور دوسری ضعیف ہو تو تعارض نہ ہو گا۔ جیسے الجزائری رحمۃ اللہ علیہ المتوفی 338ھ لکھتے ہیں:

"أن الحديث المقبول إذا عارضه حديث غير مقبول أخذ بالمقبول وترك الآخر إذ لا حكم لضعيف مع القوي وما ذكر في هذا الموضع يدل على أن الخبرين المقبولين قد يكون أحدهما راجحا والآخر مرجوحا"[18]

ترجمہ: جب مقبول حدیث، غیر مقبول حدیث کے ساتھ باہم متعارض ہو تو مقبول حدیث کو لیا جائے اور ضعیف حدیث کو ترک کیا جائے گا کیونکہ ضعیف اور صحیح حدیث کا آپس میں کوئی جوڑ نہیں۔

اختلاف اور تعارض کا وجود:

یعنی دونوں کے احکام باہم مخالف یا باہم متعارض ہوں اگر ایک حدیث سے ثبوت اور دوسری حدیث سے نفی ثابت ہو رہی ہو۔ تو تعارض ثابت نہیں ہو گا۔ جیسے عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"فلا تعارض بالاحتمال"[19]

ترجمہ: احتمال سے تعارض ثابت نہیں ہو سکتا۔

وقت اور تاریخ معلوم ہونا:

"تواريخ المحدثين مشتملة على ذكر الوفيات ولذلك ونحوه سميت تواريخ"[20]

ترجمہ: محدثین کے تواریخ وفیات کے ذکر پر مشتمل ہوتا ہے اس لئے ہم اس کو تواریخ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

محدثین کرام اور جمہور علماء کی رائے

اہل حدیث یعنی محدثین اور جمہور فقہاء کرام کی رائے یہ ہے کہ کوئی ایسا راستہ اختیار کیا جائے کہ دونوں احادیث پر عمل ممکن ہو سکے۔

"والجمع بين الحديثين أولى من الغاء"[21]

ترجمہ: دونوں حدیثوں کو جمع کرکے عمل کرنا کسی ایک حدیث کو مہمل چھوڑ دینے سے بہتر ہے۔

محدثین کی اصطلاح میں اس درمیانی راستے کو تطبیق، جمع یا توفیق کہتے ہیں۔ اگر جمع یا تطبیق ناممکن ہو تو مقدم منسوخ اور مؤخر کو ناسخ قرار دے کر عمل کیا جائے گا۔ اگر یہ ناممکن ہو تو قاعدہ ترجیح پر عمل کیا جائے گا۔ اگر یہ تینوں ناممکن ہوں تو توقف کیا جائے گا۔

جیسے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

"كلما احتمل حديثان أن يستعملا معا استعملا معا ولم يعطل واحد منهما الآخر كما وصفت في أمر الله بقتال المشركين حتى يؤمنوا وما أمر به من قتال أهل الكتاب من المشركين حتى يعطوا الجزية وفي الحديث ناسخ ومنسوخ كما وصفت في القبلة المنسوخة باستقبال المسجد الحرام فإذا لم يحتمل الحديثان إلا الاختلاف كما اختلفت القبلة نحو بيت المقدس والبيت الحرام كان أحدهما ناسخا والآخر منسوخا"[22]

ترجمہ: اگر دونوں احادیث پر عمل ممکن ہو تو دونوں میں جمع و تطبیق دے کر عمل کیا جائے گا۔ ایک حدیث سے دوسری کو معطل قرار نہیں دیا جائے گا۔ جیسے مشرکین کے قتل میں اللہ تعالی کا حکم ہے کہ جب تک اسلام نہ لے آئیں اور اہل کتاب کے قتل میں اللہ تعالی کا حکم ہے کہ جب تک جزیہ نہ دیں۔ اگر جمع و تطبیق ناممکن ہو تو ایک کو ناسخ اور دوسری کو منسوخ قرار دیا جائے گا۔ جیسے قبلہ کے منسوخ میں استقبال قبلہ کی صفت بیان ہو گئی ہے۔ جب دونوں حدیثوں میں اختلاف ہو جیسے اختلاف قبلہ تو ایک کو منسوخ اور دوسری کو ناسخ قرار دے کر عمل کیا جائے گا۔

اگر جمع و تطبیق ناممکن ہو یا نسخ ناممکن ہو تو وجوہ ترجیح کی بنا پر راجح پر عمل کیا جائے گا۔

جیسے ابن شرف نووی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"المختلف قسمان أحدهما يمكن الجمع بينهما، فيتعين ويجعل العمل بهما، والثاني لا يمكن بوجه فإن علمنا أحدهما ناسخاً قدمناه، وإلا عملنا بالراجح"[23]

ترجمہ: مختلف الحدیث کے دو اقسام ہیں۔ پہلی قسم ان متعارض و مختلف احادیث پر مشتمل ہے۔ جن میں تطبیق ممکن ہے تو تطبیق کی صورت متعین کرکے اسپر عمل کرنا واجب ہے۔ دوسری قسم ان احادیث پر مشتمل ہے جن کے درمیان جمع ممکن نہ ہو تو ناسخ و منسوخ کا علم ہونے پر ناسخ پر عمل ورنہ راجح پر عمل کیا جائے گا۔

قرطبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"صحَّ الجمع بين الحديثين،والجمع أولى من الترجيح،والنسخ لا يصح مع إمكان الجمع"[24]

ترجمہ: دو احادیث میں جمع صحیح ہے ترجیح سے جمع افضل ہے اور جمع و تطبیق کی صورت میں نسخ صحیح نہیں۔

تبریزی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"إذا أمكن الجمع بين الحديثين وجب الجمع بينهما إجماعًا"[25]

ترجمہ: جب دو حدیثوں کے مابین جمع ممکن ہو تو ان دونوں حدیثوں کو جمع کرنا اجماعاً واجب ہے۔

ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ ، ابن دقیق رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"لا شك أن الجمع أولى من الترجيح وادعاء النسخ ويترجح الجمع"[26]

ترجمہ: بلاشبہ جمع و تطبیق ترجیح اور نسخ سے بہت بہتر ہے۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"وَأَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا إِذَا رُوِيَ حَدِيثَانِ،عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْتَمَلَا الِاتِّفَاقَ وَاحْتَمَلَا التَّضَادَّ أَنْ نَحْمِلَهُمَا عَلَى الِاتِّفَاقِ لَا عَلَى التَّضَادِّ"[27]

ترجمہ: ایسی دو احادیث جن میں اتفاق یا اختلاف دونوں کا احتمال ہو تو ایسی صورت میں اختلاف کی بجائے اتفاق پر محمول کریں۔

اگر دونوں ادلہ متساوی القوہ ہوں تو ان میں سے کسی کے متاخر الوقوع ثابت ہونے پر طریقہ نسخ اختیار کیا جائے گا۔

اگر تاریخ اور ترجیح کی وجہ معلوم نہ ہو تو ان میں جمع کا راستہ اختیار کیا جائے گا۔ اگر کوئی صورت ممکن نہ ہو تو انہیں ساقط العمل قرار دیا جائے گا اور کم درجہ دلیل کی طرف رجوع کیا جائے گا۔

ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"وإن لم يُعْرَف التاريخُ فلا يخلو: إما أن يُمْكِنَ ترجيحُ أحدهما على الآخر، بوجهٍ مِن وجوه الترجيح المتعلقة بالمتن، أو بالإسناد، أوْ لا.فإنْ أَمكن الترجيحُ تَعَيَّن المصيرُ إليه، وإلا فلا.فصار ما ظاهره التعارض واقعاً على هذا الترتيب:

1 الجَمْعُ إن أمكن
2 فاعتبار الناسخ والمنسوخ
3 فالترجيح إنْ تَعَيّن.
4 ثم التوقف عن العمل بأَحَدِ الحديثين2. والتعبير بالتوقف أولى من التعبير بالتساقط"[28]

ترجمہ: اگر تاریخ معلوم نہ ہو تو ایک کی ترجیح متن یا سند کے ساتھ متعلق ترجیح کے وجوہ میں سے ایک وجہ کے ساتھ ممکن ہو گی یا نہیں اگر ممکن ہے تو ان میں سے ایک کی طرف میلان کیا جائے گا۔ اگر ایسا نہ ہو تو میلان نہیں کیا جائے گا۔ موجود تعارض کو اس ترتیب سے دور کیا جائے گا۔ اگر ممکن ہو تو جمع کیا جائے گا ورنہ ناسخ و منسوخ کا

اعتبار کیا جائے گا۔ اگر تعین ہو سکے تو ترجیح دیں گیں پھر دو حدیثوں میں سے کسی ایک پر عمل کیا جائے گا۔ اور تساقط سے تعبیر بہتر ہے۔

عبد اللہ بن فودی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"وإذا كان الحديثان المتعارضان لا يمكن الجمع بينهما فإن علمنا التاريخ أخذنا بالأخير وجعلنا الأسبق منسوخا به۔۔۔وإذا لم نعرف التاريخ سلكنا مسلك الترجيح"[29]

ترجمہ: اگر دو متعارض احادیث میں جمع ناممکن ہو تو اگر تاریخ معلوم ہو تو متاخر حدیث کو قابل عمل بنا کر متقدم کو منسوخ کیا جائے گا۔۔۔اگر تاریخ معلوم نہ ہو تو ترجیح کا راستہ اختیار کیا جائے گا۔

طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"وهو أن يأتي حديثان متضادان في المعنى ظاهرا فيوفق بينهما أو يرجح أحدهما فيعمل به دون الآخر"[30]

ترجمہ: اگر ظاہری معنیٰ میں دو احادیث کا تعارض آجائے اگر ان میں تطبیق ہو سکتی ہے یا ان میں سے ایک کو ترجیح دے سکتیں ہیں تو ایک کو ترک کر کے دوسرے پر عمل کیا جائے گا۔

شہر زوری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہیں:

"أن يمكن الجمع بين الحديثين ولا يتعذر إبداء وجه ينفي تنافيهما فيتعين حينئذ"[31]

ترجمہ: اگر دو احادیث میں جمع ممکن ہو اور عذر کی ابتداً کوئی وجہ نہ ہو تو ان دونوں میں کسی ایک کا تعین کیا جائے گا۔

شہر زوری رحمۃ اللہ علیہ مختلف الحدیث کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"أن يتضادا بحيث لا يمكن الجمع بينهما وذلك على ضربين:أحدهما:أن يظهر كون أحدهما ناسخا والآخر منسوخا فيعمل بالناسخ ويترك المنسوخ۔والثاني:أن لا تقوم دلالة على أن الناسخ أيهما والمنسوخ أيهما:فيفزع حينئذ إلى الترجيح ويعمل بالأرجح منهما والأثبت كالترجيح بكثرة الرواة أوبصفاتهم"[32]

ترجمہ: اگر تعارض میں جمع ناممکن ہو تو اس کی دو اقسام ہیں:

اگر ایک ناسخ اور دوسری حدیث منسوخ ہو تو ناسخ پر عمل کر کے منسوخ کو ترک کیا جائے گا۔

اگر ناسخ اور منسوخ معلوم نہ ہو تا ہو کہ کونسا ناسخ اور کونسا منسوخ ہے تو اس دوران ترجیح کو چھوڑ کر ارجح پر عمل کیا جائے گا۔ اور ثابت ہو گا جیسے ترجیح بکثرت رواۃ یا صفات۔

ابو خطابی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"وسبيل الحديثين إذا اختلفا في الظاهر وأمكن التوفيق بينهما وترتيب أحدهما على الآخر أن لا يحملا على المنافاة،ولا يضرب بعضها ببعض،لكن يستعمل كل واحد منهما في موضعه،وبهذا جرت قضية العلماء في كثير من الحديث"[33]

ترجمہ: جب دو احادیث میں بظاہر تعارض ہو اور تطبیق ممکن ہو ایک کی دوسرے پر ترتیب بھی معلوم ہو منافات پر حمل نہ ہو تو تطبیق کیا جائے گا۔

اختلاف الحدیث میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"إن لم يمكن الجمع بين الحديثين ، نُظِر في التاريخ ؛ لمعرفة المتأخر من المتقدم ، فيكون المتأخر ناسخاً للمتقدم"[34]

ترجمہ: اگر جمع ناممکن ہو تو تاخیر اور مقدم کو معلوم کرنے کے لئے تاریخ کو دیکھا جائے گا تو مؤخر ناسخ اور مقدم منسوخ ہو گا۔

المجموع میں وارد ہیں:

"إن لم يمكن الجمع،ولم يقم دليل على النسخ ، وجب المصير إلى الترجيح الذي هو تقوية أحد الحديثين على الآخر بدليل"[35]

ترجمہ: اگر جمع ناممکن ہو اور نسخ پر دلیل بھی قائم نہ ہو تو ترجیح کی طرف رجوع کیا جائے گا۔ یہ دو حدیثوں میں سے کسی دلیل کے ذریعے ایک حدیث کو مضبوط کرنا ہے۔

شوکانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"ومن نظر في أحوال الصحابة والتابعين وتابعيهم ومن بعدهم وجدهم متفقين على العمل بالراجح وترك المرجوح"[36]

ترجمہ: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین عظام رحمۃ اللہ علیہم اور تبع تابعین رحمۃ اللہ علیہم کا اس پر عمل رہا ہے کہ وہ راجح کو ترجیح اور مرجوح کو ترک کرتے تھے۔

شاطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"إذا تعذر كل ما تقدم من الجمع والنسخ والترجيح فإنه يجب التوقف حينئذ عن العمل بأحد الحديثين حتي يتبين وجه الترجيح"[37]

ترجمہ: جمع، نسخ اور ترجیح ناممکن کے موقع پر توقف واجب ہے۔ جب وہ وجہ ترجیح واضح ہو جائے۔

سخاوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"ثم التوقف عن العمل بأحد الحديثين والتعبير بالتوقف أولى من التعبير بالتساقط"[38]

ترجمہ: دونوں احادیث میں توقف تساقط سے بہتر اور افضل ہے۔

نتائج البحث

زیر نظر تحقیقی مقالہ سے درجہ ذیل نتائج اخذ کئے گئے ہیں:

1 رسول اللہ ﷺ کی احادیث اور سنت میں حقیقی طور پر کوئی تعارض، اختلاف اور تضاد نہیں۔

2 حدیثوں میں تعارض اور اختلاف صرف ظاہری ہے۔

3 تعارض ظاہری کے بڑے اسباب ناسخ منسوخ، جمع و تطبیق، عقل و علم کی کمی اور طرق ترجیح سے عدم واقفیت ہیں۔

4 تعارض کی صورت میں سب سے پہلے جمع و تطبیق افضل ہے۔

5 اگر دونوں احادیث کی جمع ناممکن ہو تو ایک حدیث کو ناسخ اور دوسری حدیث کو منسوخ سمجھ کر ناسخ پر عمل کیا جائے۔

6 اگر ناسخ ناممکن ہو تو اگر ترجیح کے وجوہ میں سے کسی ایک وجہ کی وجہ سے ایک حدیث کو ترجیح دی جائے گی۔ ورنہ توقف کیا جائے گا۔

حواشی و مصادر

1 النساء:82/4

2 النجم:3،4/53

3 الاحزاب:21/33

4 آل تيمية،عبد السلام ،المسودة في أصول الفقه،المدني قاهره،ص306

5 الجوزية،محمد بن أبي بكر بن أيوب بن سعد شمس الدين ابن قيم،زاد المعاد،مؤسسة الرسالة ج4،ص149

6 منهج التوفيق والترجيح،ص87

7 زاد المعاد،ج4،ص149

8 ابن قيم الجوزيه،محمد بن أبي بكر أيوب إعلام الموقعين، دار الجيل - بيروت ،ج2،ص425

9 أبو الحسين،أحمد بن فارس بن زكريا،معجم مقاييس اللغة،دار الفكر،بيروت،ج2،ص213

10 الأفريقي المصري ،محمد بن مكرم بن منظور،لسان العرب،دار صادر،بيروت،ج9،ص82

11 الانعام:141/6

12 الفيروزآبادي،محمد بن يعقوب ،القاموس المحيط،ج1،ص1045

13 الدارمي،عبدالله بن عبدالرحمن أبو محمد،سنن الدارمي،دار الكتاب العربي, بيروت،حديث: 1264

[14] الزَّبيدي ،محمّد بن محمّد بن عبد الرزّاق،تاج العروس من جواهر القاموس،ج1،ص5836

[15] الخطيب البغدادي،أحمد بن علي،الكفاية في علم الرواية،المكتبة العلمية - المدينة المنورة، ج1،ص433

[16] العسقلاني،أحمد بن علي بن محمد،نزهة النظر في توضيح نخبة الفكر في مصطلح أهل الأثر، مطبعة سفير بالرياض عام (1422هـ)،ج1،ص276

[17] ابن كثير،الباعث الحثيث في اختصار علوم الحديث،ج1،ص23

[18] الدمشقي ،طاهر الجزائري ،توجيه النظر إلى أصول الأثر،مكتبة المطبوعات الإسلامية ، حلب، ج1،ص540

[19] العسقلاني،أحمد بن علي بن حجر ،فتح الباري شرح صحيح البخاري،دار المعرفة - بيروت ،ج1، ص236

[20] زين الدين عبد الرحيم بن الحسين العراقي ،مقدمة ابن الصلاح،ص433

[21] العسقلاني الشافعي،أحمد بن علي بن حجر ،فتح الباري شرح صحيح البخاري،ج5،ص57

[22] الشافعي،محمد بن إدريس،اختلاف الحديث،مؤسسة الكتب الثقافية،بيروت،ص487

[23] النووي،ابن شرف،التقريب والتيسير لمعرفة سنن البشير النذير في أصول الحديث،ص20

[24] القرطبيُّ ،أحمَدُ بنُ الشيخِ المرحومِ،المفهم لما أشكل من تلخيص كتاب،ج17،ص63

[25] التبريزي،محمد بن عبد الله ،مشكاة المصابيح،ج9،ص29

[26] العسقلاني،أحمد بن علي بن حجر،فتح الباري شرح صحيح البخاري،دار المعرفة،بيروت ،ج3، ص94

[27] الطحاوي،أبو جعفر أحمد بن محمد ،شرح معاني الآثار ،حديث:6854

[28] العسقلاني،أحمد بن علي ،نزهة النظر في توضيح نخبة الفكر في مصطلح أهل الأثر،ص97

[29] شيخ ،عبد الله بن فودي منظومة مصباح الراوي في علم الحديث،ص90

[30] أحمد بن محمد فكير ،من ضوابط فهم السنة النبوية،ص5

[31] الشهرزوري،عثمان بن عبد الرحمن، علوم الحديث ،مكتبة الفارابي،ص168

[32] ایضاً

[33] الخطابی،أبو سليمان، حمْد بن محمد بن إبراهيم، معالم السنن،ج3،ص68

[34] امام شافعی،اختلاف الحديث،ص487

[35] النووي ،أبو زكريا، محيي الدين يحيى بن شرف، المجموع،ج13،ص110

[36] الشوكاني،محمد بن علي محمد بن عبد الله،إرشاد الفحول،ص460

[37] الشاطبي،إبراهيم بن موسى ، الموافقات،دار ابن عفان،بيروت، ج4،ص154

[38] السّخاوي ،محمد بن عبد الرحمن بن محمد شمس الدين ،فتح المغيث،ج3،ص475